ختم نبوت

کورس

سبق نمبر: 11

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند ابتدائی گزارشات

مرتب: مولانا سعد کامران

سبق نمبر ۱۱

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند ابتدائی گزارشات

”مسلمانوں کا عقیدہ“

مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو یہود نہ قتل کر سکے اور نہ صلیب دے سکے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا اور اب وہ قربِ قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔ ہمارا عقیدہ قرآن، حدیث اجماع اور تواتر سے ثابت ہے۔

”قادیانیوں کا عقیدہ“

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یہود نے سیدنا عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھایا اور دو گھنٹوں تک وہ صلیب پر رہے۔ لیکن وہ صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے قتل نہیں ہوسکے۔ بلکہ زخمی ہوگئے۔ دو گھنٹوں کے بعد آپ کو صلیب سے زخمی حالت میں اتارا گیا پھر آپ کو ایک غار میں لے جایا گیا وہاں آپ کی مرہم پٹی کی گئی۔ پھر آپ صحت یاب ہوگئے۔ اس کے بعد سیدنا عیسیٰؑ اپنی والدہ حضرت مریمؑ کو ساتھ لے کر فلسطین سے افغانستان کے راستے سے کشمیر چلے گئے۔ کشمیر میں 87 برس زندہ رہے۔ پھر سیدنا عیسیٰؑ کی وفات ہوئی۔ اور کشمیر کے محلہ خان یار میں ان کی قبر ہے۔ قادیانیوں کا عقیدہ نہ قرآن سے ثابت ہے اور نہ احادیث سے ثابت ہے بلکہ مرزا صاحب نے اس عقیدے کو فرضی کہانیوں سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

حیات عیسیٰؑ کا عقیدہ رکھنا (یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ سیدنا عیسیٰؑ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور

قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے) شرکیہ عقیدہ ہے۔

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ الاستفتاء صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660)

حالانکہ خود مرزا صاحب کا 52 سال تک یہی عقیدہ رہا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 148 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 152، 153)

”قادیانیوں سے مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے مسئلے پر گفتگو کرنے کے لئے چند اصول“

سب سے پہلے تو یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیے کہ گفتگو کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بات آسانی سے سمجھ آجائے۔ اور اگر اپنی غلطی دوران گفتگو معلوم ہوجائے تو اس سے رجوع کر لینا چاہیئے۔

جب کسی مسئلے پر 2 مختلف رائے رکھنے والے گفتگو کر رہے ہوں۔ تو اس گفتگو کو کسی منطقی انجام تک پہنچانے کا ایک واحد طریقہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ دونوں کسی ایک ایسی بات پر اتفاق کرلیں جو دونوں کے درمیان مشترک ہو۔

مثلاً جب رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے مسئلے پر مسلمانوں اور قادیانیوں کی گفتگو ہو تو فریقین قرآن کی آیات پڑھ کر خود اس کا ترجمہ و تشریح کرتے ہیں۔ اور اس طرح بحث برائے بحث بڑھتی جاتی ہے۔ اور گفتگو کسی نتیجے کے بغیر ختم ہوجاتی ہے۔

اس گفتگو کو منطقی انجام تک پہنچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے 13 صدیوں کے مفسرین میں سے کسی ایک پر اتفاق کرلیں کہ اگر کوئی آیت ہم پیش کریں یا قادیانی پیش کریں تو اس کا ترجمہ تفسیر خود سے کرنے کی بجائے کسی ایسی شخصیت کا دیکھ لیا جائے جس پر مسلمان اور قادیانی متفق ہوں۔ اگر اس شخصیت نے قرآن کی اس آیت کی رو سے یہ مطلب لیا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے تو ہم یہ بات تسلیم کرلیں گے اور اگر اس مفسر

نے اس آیت کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ اس آیت کی رو سے سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے تو اس بات کو قادیانی مان لیں۔

اتنی ساری تمہید اس لئے باندھنی پڑی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ایسے آئمہ اور اکابر کے ذریعے سے جن کو ہر صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے۔ جنہوں نے قرآن کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی مدد سے تفسیر کرکے قرآن کی پاک تعلیم کو ہر ایک زمانے میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔“

(ایام الصلح صفحہ 55 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 288)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں۔ اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے۔ وہ ہر زمانے میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔“

(کرامات الصادقین صفحہ 20 روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 62)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتے گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ من کفر بعد ذالک فاولئک هم الفسقون۔“

(شہادۃ القرآن صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 344)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”مجددوں کو فہم قرآن عطا کیا گیا ہے۔“

(ایام الصلح صفحہ 55 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 288)

مرزاصاحب کی ان تحریرات سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

1. مرزاصاحب نے لکھا ہے کہ مجددین پر ایمان لانا فرض ہے۔
2. مرزاصاحب نے لکھا ہے کہ مجددین کو قرآن کا فہم عطا کیا گیا۔
3. مرزاصاحب نے لکھا ہے کہ مجددین نے ہر زمانے میں قرآن کے الفاظ اور مفہوم کی حفاظت کی ہے۔
4. مرزاصاحب نے لکھا ہے کہ قرآن کے معنی و مفہوم اپنی طرف سے گھڑنا یہی الحاد ہے۔

جب اتنی ساری باتیں مرزاصاحب نے مجددین کے بارے میں لکھی ہیں تو پھر قادیانی کیوں کسی ایک مفسر جو کہ مجدد بھی ہو اس پر اتفاق نہیں کرتے ؟؟؟

اس بات سے بھی ہم پردہ اٹھا ہی دیتے ہیں۔ کہ قادیانی کیوں کسی ایک مجدد جو کہ مفسر بھی ہو اس پر اتفاق کیوں نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے دور سے لے کر آج تک کوئی ایک مسلمان مجدد جو کہ مفسر بھی ہو اس نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔

بلکہ تمام مجددین جو مفسرین بھی تھے انہوں نے ہر جگہ یہی لکھا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا ہے اور وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

اب قارئین ہم آپ کے سامنے 13 صدیوں کے ان مجددین کی لسٹ پیش کرتے ہیں جن کو مرزاصاحب نے مجدد تسلیم کیا ہے۔ اور ہمارا چیلنج یہ ہے کہ قرآن کی کوئی بھی آیت قادیانی پیش کریں اور ان مجددین میں سے کسی ایک نام پر اتفاق کرلیں تو ہم یہ لکھ کر دیتے ہیں کہ اگر اس مجدد نے قرآن کی اس آیت کی تفسیر یا ترجمے میں یہ لکھا ہو کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور قرب قیامت

واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے تو ہم اس بارے میں قادیانی موقف کو تسلیم کرلیں گے۔اور قادیانی بھی یہ لکھ کر دیں کہ جس نام پر اتفاق ہوا ہے اس نے اگر قرآن پاک کے ترجمے یا تفسیر میں یہ لکھا ہو کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔تو قادیانی اس موقف کو تسلیم کرلیں گے۔

قارئین !اب 13 صدیوں کے مجددین کی لسٹ دیکھ لیں جن کو مرزاصاحب نے مجدد تسلیم کیا ہے۔

پہلی صدی:

پہلی صدی میں اصحاب ذیل مجدد تسلیم کیے گیے ہیں۔

1) عمر بن عبدالعزیز
2) سالم
3) قاسم
4) مکحول

دوسری صدی:

دوسری صدی کے مجدد اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) امام محمد ادریس ابوعبداللہ شافعی
2) احمد بن محمد حنبل شیبانی
3) یحیی بن معین بن عون عطفانی
4) شہب بن عبدالعزیز بن داود قیس
5) ابوعمر مالکی مصری
6) خلیفہ مامون رشید بن ہارون

7) قاضی حسن بن زیاد حنفی

8) جنید بن محمد بغدادی صوفی

9) سہل بن ابی سہل بن رنحلہ شافعی

10) بقول امام شعرانی حارث بن اسعد محاسبی ابو عبداللہ صوفی بغدادی

11) اور بقول قاضی القضنات علامہ عینی. احمد بن خالد الخلال, ابو جعفر حنبلی بغدادی۔

تیسری صدی:

تیسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں۔

1) قاضی احمد بن شریح بغدادی شافعی

2) ابوالحسن اشعری متکلّم شافعی

3) ابو جعفر طحاوی ازدی حنفی

4) احمد بن شعیب

5) ابو عبدالرحمن نسای

6) خلیفہ مقتدر باللہ عباسی

7) حضرت شبلی صوفی

8) عبیداللہ بن حسنین

9) ابوالحسن کرخی صوفی حنفی

10) امام بقی بن مخلد قرطبی مجدد اندلس۔

چوتھی صدی:

چوتھی صدی کے مجدد اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) امام ابوبکر باقلانی

2) خلیفہ قادر باللہ عباسی

3) ابوحامد اسفرانی

4) حافظ ابونعیم

5) ابوبکر خوارزمی حنفی

6) بقول شاہ ولی اللہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم نیشاپوری

7) امام بیہقی

8) حضرت ابوطالب ولی اللہ صاحب قوت القلوب جو طبقہ صوفیاء سے ہے

9) حافظ احمد بن علی بن ثابت بن خطیب بغدادی

10) ابواسحق شیرازی

11) ابراہیم بن علی بن یوسف فقیہ و محدث۔

پانچویں صدی:

پانچویں صدی کے مجدد اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) محمد بن ابوحامد امام غزالی

2) بقول عینی و کرمانی حضرت راعونی حنفی

3) خلیفہ مستظہر بالدین مقتدی باللہ عباسی

4) عبداللہ بن محمد انصاری ابواسماعیل ہروی

5) ابوطاہر سلفی

6) محمد بن احمد ابوبکر شمس الدین سرخسی فقیہ حنفی۔

چھٹی صدی:

چھٹی صدی کے مجد د اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) محمد بن عمر ابو عبداللہ فخر الدین رازی

2) علی بن محمد

3) عزالدین ابن کثیر

4) امام رافعی شافعی صاحب زیدہ شرح شفا

5) یحیی بن حبش بن میرک حضرت شہاب الدین سہروردی شہید امام طریقت

6) یحیی بن اشرف بن حسن محی الدین لوذی

7) حافظ عبدالرحمن بن جوزی

8) حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سر تاج طریقہ قادری۔

ساتویں صدی:

ساتویں صدی کے مجد د اصحاب ذیل ہیں۔

1) احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ حنبلی

2) تقی الدین ابن دقیق السعید

3) شاہ شرف الدین مخدوم بھای سندی

4) حضرت معین الدین چشتی

5) حافظ ابن القیم جوزی شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن القیم الجوزی درعی ومشقی حنبلی

6) عبداللہ بن اسعد بن علی بن عثمان بن خلاج ابو محمد عفیف الدین یافعی شافعی

7) قاضی بدر الدین محمد بن عبداللہ شبلی حنفی ودمشقی۔

آٹھویں صدی:

آٹھویں صدی کے مجدد اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) حافظ علی بن الحجر عسقلانی شافعی

2) حافظ زین الدین عراقی وشافعی

3) صالح بن عمر ارسلان قاضی بلقینی

4) علامہ ناصر الدین شاذلی ابن سنت میلی۔

نویں صدی:

نوی صدی کے مجدد اصحاب یہ ہیں۔

1) عبدالرحمن بن کمال الدین شافعی معروف باامام جلال الدین سیوطی

2) محمد بن عبدالرحمن سخاوی شافعی

3) سید محمد بن جون پوری اور بعض دسویں صدی کے مجددین حضرت امیر تیمور صاحبِ قرآن، فاتح عظیم الشان۔

دسویں صدی:

دسویں صدی کے اصحاب درج ذیل ہیں۔

1) ملا علی قاری

2) محمد طاہر گجراتی

3) محی الدین محی السنۃ

4) حضرت علی بن حسام الدین معروف بعلی متقی ہندی مکی۔

گیارھویں صدی:

گیارھویں صدی کے مجد داصحاب ذیل ہیں۔

1) عالمگیر بادشاہ غازی اورنگ زیب

2) حضرت آدم بنوری صوفی

3) شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین فاروقی سرہندی. معروف بابا ربانی مجد دالف ثانی۔

بارھویں صدی:

بارھویں صدی کے مجد داصحاب درج ذیل ہیں۔

1) محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان نجدی

2) مرزامظہر جاناں دہلوی

3) سید عبدالقادر بن احمد بن عبدالقادر حسنی کوکیانی

4) حضرت احمد شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی

5) امام شوکانی

6) علامہ سید محمد بن اسماعیل امیر یمن

7) محمد حیات بن ملاملازیہ سندھی مدنی۔

تیرھویں صدی:

تیرھویں صدی کے مجد داصحاب درج ذیل ہیں۔

1) سید احمد بریلوی

2) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

3) مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی

4) بعض کہ نزدیک شاہ رفیع الدین صاحب بھی مجدد ہیں

5) بعض کہ نزدیک شاہ عبدالقادر کو مجدد تسلیم کیا گیا ہے۔ ہم اس کا انکار نہی کر سکتے کہ بعض ممالک میں بعض بزرگ ایسے بھی ہونگے جن کو مجدد مانا گیا ہو اور ہمیں اطلاع نا ملی ہو۔

(عسل مصفٰی صفحہ 162 تا 166)

یاد رہے کہ عسل مصفیٰ کے مصنف کا نام مرزا خدا بخش قادیانی ہے۔ اور اس کتاب کو مرزا صاحب نے بھی پسند کیا تھا۔ اس کے علاوہ اس کتاب پر مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے بھی تقریظ لکھی ہے۔

نیز اس کتاب پر مرزا صاحب کے نامور مریدین مولوی عبدالکریم سیالکوٹی، مولانا سید محمد احسن امروہی، مفتی محمد صادق، حافظ روشن علی، شیخ یعقوب علی سمیت کئی نامور مریدین کی تقریظات ہیں۔ جن میں اس کتاب کے بارے میں پسندیدگی کا اظہار ہے۔